اردو زبان: نظریات

اردو زبان کی تشکیل کے نظریات ....

- محمد حسین آزاد ....
- ڈاکٹر رام بابو سکسینہ ....
- سید سلیمان ندوی ....
- ڈاکٹر شوکت سبزواری ....
- ڈاکٹر سہیل بخاری ....
- میر امن دہلوی ....
- سرسید احمد خان ....
- ڈاکٹر جمیل جالبی ....
- ڈاکٹر سید عبداللہ ....
- حکیم شمس اللہ قادری ....
- ڈاکٹر موہن سنگھ ....
- ڈاکٹر انور سدید ....

bsurdunotes.com

اردو زبان کی تشکیل کے نظریات: عربی، فارسی اور اردو وغیرہ کی پیدائش کو تاریخ کی کسی خاص عہد سے قرار دینا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ زبانیں کسی معینہ وقت کی پیداوار نہیں ہوتی بلکہ سماجی ضرورتوں کے لمبے عمل سے گزر کر وجود میں آتی ہے۔

ضرورتوں کے تحت ان زبانوں میں تغیر و تبدیلی کا عمل شعوری اور غیر شعوری طور پر جاری رہتا ہے۔ بڑے بڑے سیاسی اور سماجی انقلابات نے زبانوں کے ارتقاء کو شدت سے متاثر کیا ہے اور ان سے گزر کر زبانوں میں جو نکار پیدا ہوتا ہے۔ اسے زبان کے ارتقا کی کسی نئ منزل سے یاد کیا جاتا ہے۔

اردو زبان کی ابتداء کے بارے میں مختلف ماہرین لسانیات کے مختلف و متضاد نظریات ملتے ہیں۔ ماہرین لسانیات نے اردو زبان کے عہد کا تخلیقی جائزہ زبان سازی اور قواعد و ضوابط کی روشنی سے لیا اور کچھ ماہرین لسانیات نے اردو کی ابتدا کے سلسلے کو زیادہ گہری سے جانچے بغیر اس کی جنم بھومی اور عہد پیدائش کا تعین کر ڈالا۔

ان نظریات میں ایک بات مشترک ضرور ہے۔ کہ برصغیر میں اردو زبان کی ابتداء مسلمان فاتحین کی آمد سے ہوئی۔ ماہرین لسانیات بنیادی استدلال یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ مسلمان فاتحین کی آمد اور یہاں کے مقامی لوگوں کے میل جول سے ایک نئ زبان وجود میں آئی۔ جسے دنیا اردو کے نام سے جانتے ہیں۔

bsurdunotes.com

اردو زبان کی تشکیل کے نظریات: مختلف ماہرین کی نقطہ نظر سے

اردو زبان کی ابتدا، تاریخ، ارتقا کے بارے میں مختلف ماہرین لسانیات کے مختلف نظریات ملتے ہیں۔ ان نظریات میں ایک بات مشترک ہے کہ بر صغیر میں اردو زبان کی ابتداء مسلمان فاتحین کی آمد سے ہوئی۔ اردو زبان کی ابتدا اور ارتقا کے بارے میں ماہرین لسانیات کے نظریات مندرجہ ذیل ہیں:

- محمد حسین آزاد
- ڈاکٹر رام بابو سکسینہ
- سید سلیمان ندوی
- ڈاکٹر شوکت سبزواری
- ڈاکٹر سہیل بخاری
- میر امن دہلوی
- سرسید احمد خان
- ڈاکٹر جمیل جالبی
- ڈاکٹر سید عبداللہ
- حکیم شمس اللہ قادری

bsurdunotes.com

- ڈاکٹر موہن سنگھ
- ڈاکٹر انور سدید

محمد حسین آزاد

اردو کی ابتدا کے بارے میں محمد حسین آزاد کا نظریہ یہ ہے۔ جو انہوں نے "آب حیات" میں پیش کیا۔

"اتنی بات ہر شخص جانتا ہے کہ ہماری اردو زبان برج بھاشا سے نکلی ہے اور برج بھاشا خاص ہندوستانی زبان ہے لیکن وہ ایسی زبان نہیں جو دنیا کے پردے پر ہندوستان آئی ہو۔ اس کی عمر آٹھ سو برس سے زیادہ نہیں ہے اور برج بھاشا کا سبزہ زار اس کا وطن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے فقط شاہ جہاں کا اقبال کہنا چاہیے کہ یہ زبان ہر خاص عام میں اس کے عہد میں اردو کی طرف منسوب و مشغول ہو گئی۔"

(آب حیات ص 10)

عبد الغفار نساخ نے محمد حسین آزاد کے نظریے کے توثیق کرتے ہوئے لکھا ہے۔ 1058 میں شاہ جہاں آباد دہلی میں آباد ہوا۔ تو اطراف و جوانب سے عالم میں ہر قسم کے ذی علم، صاحب استطاعت اور قابل لوگوں جمع ہوئے۔ قدیم ہندی متحرک ہونے لگی۔ محاورے میں فرق ہونے لگا۔ زبان اردو کی ترقی شروع ہوئی۔

(زبان اور زبان اردو معلف ڈاکٹر فرمان فتح پوری صحفہ 40)

تحقیق کے اعتبار سے محمد حسین آزاد کا نظریہ کمزور بنیادوں پر استوار ہے۔ کیونکہ پروفیسر محمود شیرانی کے نزدیک اردو وضع قطع کے اعتبار سے بالکل مختلف ہے۔ زبانوں کے قواعد و ضوابط ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔

bsurdunotes.com

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ

اردو کی ابتدا کے بارے میں رام بابو سکسینہ لکھتے ہیں:

"اردو زبان اس ہندی یا بھاشا کی ایک شاخ ہے۔ جو دہلی اور میرٹھ کے اطراف میں بولی جاتی تھی اور جس کا تعلق شورسینی پراکرت سے بلاواسطہ تھا۔"

(ہسٹری آف اردو لٹریچر رام بابو سکسینہ)

نوٹ: سکسینہ نے نئی بات نہیں کی لیکن پرانی باتوں کا اعادہ کیا۔

سید سلیمان ندوی

سید سلیمان ندوی اپنی کتاب نقوشِ سلیمانی میں لکھتے ہیں کہ اردو کی ابتداء سرزمین سندھ سے ہوئی ندوی کے نظریے کی تائید میں درج ذیل دلائل ہیں۔

- تاریخی اور لسانی اعتبار سے مسلمانوں اور ہندوؤں کی زبان، میل جول سب سندھ میں ہوا۔
- اردو کی طرح سندھی میں بھی عربی، فارسی وغیرہ کے الفاظ کثرت سے پائی جاتی ہے۔
- سندھی کا رسم الخط آج بھی ٹھیٹھ عربی میں ہی ہے۔

bsurdunotes.com

درجہ بالا دلائل کے بعد ندوی اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جس زبان کو آج ہم اردو کہتے ہیں۔اس کا ہیولی وادی سندھ میں تیار ہوا ہوگا۔ لیکن ڈاکٹر محی الدین زور نے "ہندوستانی لسانیات" میں ندوی کے نظریئے کو غلط قرار دیا ہے اور کہا کہ "وہ اردو نہ تھی بلکہ اس زبان کی قدیم شکل تھی جو آج سندھی کہلاتی ہے۔"

ڈاکٹر شوکت سبزواری

ڈاکٹر شوکت سبزواری نے اپنی کتاب اردو زبان کا ارتقاء میں "پالی" زبان کو اردو کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"اردو ہندوستانی یا کھڑی قدیم ویدک بولیوں میں سے ایک بولی ہے۔ جو ترقی کرتے کرتے پاس پڑوس کے بولیوں کو کچھ دیتے اور ان سے کچھ لیتے اس حالت کو پہنچی جو آج ہم اسے لکھتے ہیں۔"

قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ میرٹھ اور اس کے نواح میں بولی جاتی تھی۔ پالی اس کی ترقی یافتہ ادبی اور معیاری شکل ہے۔ اردو اور پالی دونوں کا مبلغ ایک ہے۔ پالی ادب فن اور فلسفے کی زبان ہے اور اردو روزانہ بول چال، لین دین اور کاروبار کی زبان ہے۔ پالی ادبی درجے کو پا کر ٹھہر گئی لیکن ہندوستانی عوام کی زبان ہونے کی وجہ سے اردو بازار میں بولے جانے کے باعث آگے بڑھتی رہی۔

ڈاکٹر سہیل بخاری

سہیل بخاری اپنی کتاب "اردو کا روپ" میں لکھتے ہیں۔

bsurdunotes.com

"اردو کی کہانی اتنی پرانی ہے جتنی دراوڑی تہذیب اور سنسکرت سے الگ تھلگ اور آزاد ٹھیٹھ ہندوستانی یا دراوڑی بولی ہے جو جنم جنم میں اس میں بولی جارہی ہے۔"

میر امن دہلوی

میر امن "باغ و بہار"(1802\1803)کے دیباچے میں لکھتے ہیں۔

"جب اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھے۔تب چاروں طرف کے ملکوں سے سب قومیں قدردانی اور فیض رسانی اس خاندانِ لسانی کی سن کر حضور میں آکر جمع ہوئیں لیکن ہر ایک کی گویائیاں اور بولی جدا جدا تھی۔اکٹھے ہونے آپس میں لین دین،سوداسلف،سوال وجواب کرتے اور زبان اردو رائج ہوئی۔"

(باغ و بہار صفحہ 3)

سرسید احمد خان

سرسید احمد خان نے "آثار الضادید "میں لکھا ہے۔

"اردو کا خمیر خلجی دور میں اٹھنا شروع ہوا۔مگر اس نے زبان کی صورت شاہ جہاں کے دور میں تیار کی۔"

اس کے علاوہ حافظ محمود شیرانی نے سرسید احمد خان کے اقتباس کو "پنجاب میں اردو" میں یوں نقل کیا۔

"جب شہاب الدین شاہ جہاں بادشاہ ہوا اور اس نے انتظام سلطنت کیا اور سب ملکوں کے وکلاء کو حاضر رہنے کا حکم دیا اور دلی کو نئے سرے سے آباد کیا اور قلعہ بنایا اور شاہ جہاں اس کا نام رکھا۔اس وقت شہر میں

bsurdunotes.com

تمام ملکوں کے لوگوں کا مجمع ہوا۔ ہر ایک کی گفتار رفتار جدا تھی۔ ہر ایک کا رنگ ڈھنگ نیرالا تھا۔ جب آپس میں معاملہ کرتے ناچار لفظ اپنے زبان کا دو الفاظ اس کی زبان کے تین الفاظ دوسرے کی زبان کے ملا کر بولتے سودا سلف لیتے اور رفتہ رفتہ زبان کے ایسی ترکیب پائی کہ یہ خود بخود ایک نئی زبان بن گئی۔"

(پنجاب میں اردو صفحہ 41)

میر انشاء اللہ خان انشاء نے بھی "دریائے سلطنت" میں سر سید احمد خان کے نظریے کی حمایت کی اور اردو زبان کے ارتقاء کو شاہجہاں کے عہد سے منسوب کیا۔

ڈاکٹر جمیل جالبی

ڈاکٹر جمیل جالبی "تاریخ ادب اردو" میں اپنا نظریہ یوں قلم بند کرتے ہیں:

"مسلمانوں کے ساتھ یہ زبان جہاں جہاں پہنچی۔ وہاں علاقائی اثرات کو جاذب کر کے اپنی شکل بناتی رہی۔ اس کا ہیولی سندھ اور ملتان میں تیار ہوا۔ پھر یہ لسانی عمل سرحد اور پنجاب میں ہوا۔ جہاں سے تقریبا دو صدیوں بعد یہ دہلی، پنجاب اور وہاں کی زبان کو جاذب کر کے اور ان میں جذب ہو کر سارے برا عظم میں پھیل گئی۔"

ڈاکٹر سید عبداللہ

ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں:

bsurdunotes.com

"اردو کا پہلا خمیر پنجاب میں تیار ہوا اور کھڑی بولی اور برج بھاشا والے نظریے سے کوئی تصادم نہیں نہ دکن میں اردو نہ گجرات میں آغازِ تصنیف نظریے سے کوئی ٹکراؤ نہیں۔"

حکیم شمس اللہ قادری

حکیم شمس اللہ قادری "اردو قدیم" میں لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کے اثر سے برج بھاشا میں عربی اور فارسی کے الفاظ داخل ہونے لگے۔ جس کے باعث اس میں تغیر پیدا ہوا اور روز بروز بڑھتا چلا گیا اور ایک عرصے کے بعد اردو کی صورت اختیار کر گیا۔"

ڈاکٹر موہن سنگھ

ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانا کا خیال ہے کہ "ہندی اور فارسی کی آمیزش سے اردو زبان محمود غزنوی کے دور میں پیدا ہوئی۔"

نوٹ: موہن سنگھ کے نظریے کی تائید کرتے ہوئے سجاد ظہیر نے بھی اردو کی ابتداء کو غزنوی کے عہد سے وابستہ کیا۔

ڈاکٹر انور سدید

ڈاکٹر انور سدید "اردو ادب کی مختصر تاریخ" میں لکھتے ہیں۔

bsurdunotes.com

"یہ زبان اردو تھی۔ جس کی خام صورت سندھ اور پنجاب میں مرتب ہوئی۔ شاہ جہاں آباد میں یہ زبان پروان چڑھی۔ دکن میں اس کا ادب پیدا ہوا اور پھر اس نے شمال کی طرف رخ کی کہ یہاں کلاسیکی انداز میں اس کی آرائش و زیبائش کی گئی اور 1947ء میں جب نئی سیاسی حد بندیاں عمل میں آئیں تو یہ زبان اپنی حقیقی وطن پنجاب اور سندھ میں واپس آگئی۔

(اردو ادب کی مختصر تاریخ صفحہ 48)

بی ایس اردو نوٹس

BS- Urdu Notes

Download in PDF Form: visit our BS Website

www.bsurdunotes.com

Thanks.........................!

bsurdunotes.com